از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 18 اپریل، 1960

قمر شافی تیبجی

بنام

دی کمشنر، ایکسسیس پرافٹس ٹیکس، حیدر آباد

(ایس کے داس، جے ایل کپور اور ایم ہدایت اللہ، جسٹس صاحبان)

اضافی منافع پر ٹیکس-انتظامی ایجنسی اور فروخت شدہ ایجنسی کے معاہدے-تعمیر-ایجنسی کا وفد-نمائندہ، آیا ایجنٹ ہو یا ملازم-اس طرح کے نمائندے کی طرف سے حاصل کردہ معاوضہ اور کمیشن-ٹیکس کی ذمہ داری-انڈین کنٹریکٹ ایکٹ، 1872 (9 سال 1872)، دفعہ 194-

سابق ریاست حیدر آباد کے حکمران کے حکم سے حکومت کی جانب سے صنعتوں کی ترقی کے لئے انڈسٹریل ٹرسٹ فنڈ کے نام سے ایک ادارہ تشکیل دیا گیا تھا، جس کا انتظام ٹرسٹیز نامی ایک کمیٹی کے ذریعہ کیا جائے گا۔1934 میں ٹرسٹیز نے ریاست میں واقع دو کپاس ملوں کے ساتھ معاہدے کیے جس کی بنا پر انہیں مذکورہ ملوں کا سیکرٹری، خزانچی اور ایجنٹ مقرر کیا گیا۔انہیں ملوں کا عمومی انتظام دیا گیا جس میں ملازمین کی تقرری کا اختیار بھی شامل تھا اور انہیں ملوں کے سیلنگ ایجنٹ بھی مقرر کیا گیا تھا۔علیحدہ معاہدوں کے ذریعے ٹرسٹیز کو یہ اختیار دیا گیا تھا کہ وہ متعلقہ ملوں کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کی منظوری کے تابع معاہدوں کے تحت تمام یا کسی بھی اختیار کو دوسرے افراد کو تفویض کریں۔6 دسمبر 1938 کو ٹرسٹیز نے اپیل کنندہ کے ساتھ ایک قرارداد کیا جس کے تحت انہوں نے اپنے اختیارات اس کے حق میں تفویض کیے اور اسے اپنے کاروبار کا انتظامی ایجنٹ سیکرٹری، خزانچی اور ایجنٹ کے طور پر مقرر کیا، ساتھ ہی دونوں ملوں کا سیلنگ ایجنٹ بھی مقرر کیا، جو ان کے عمومی کنٹرول کے تابع تھا۔اپیل کنندہ کو اصل مینیجنگ ایجنسی اور سیلنگ ایجنسی معاہدوں کی بقیہ مدت کے لیے انتظامی ایجنٹ اور سیلنگ ایجنٹ کا عہدہ سنبھالنا تھا۔مینیجنگ ایجنسی کے لیے اپیل کنندہ کا محنتانہ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.12 12:28
I attest to the accuracy and integrity of this document

2,000 روپے ماہانہ اور ٹرسٹیز کو قابل ادائیگی سالانہ منافع پر 12 فیصد سالانہ کمیشن میں سے ڈھائی فیصد کمیشن مقرر کیا گیا تھا۔ فروخت کرنے والی ایجنسی کے لیے مختلف قسم کے سامان کی فروخت پر ایک علیحدہ کمیشن قابل ادائیگی تھا۔ معاہدے کی شق 9 میں کہا گیا ہے کہ انتظامی ایجنٹ معاہدے کا فائدہ اپنے لیے ذاتی ہونے کی وجہ سے تفویض نہیں کرے گا۔ اکاؤنٹنگ سالوں 1941-42 اور 1942-43 کے لیے اپیل کنندہ کا تخمینہ اضافی منافع ٹیکس کے لیے کیا گیا تھا، لیکن اس نے دعوی کیا کہ انڈسٹریل ٹرسٹ فنڈ کے ٹرسٹی انتظامی ایجنٹ کے ساتھ ساتھ دونوں ملوں کے سیلنگ ایجنٹ بھی تھے، کہ ٹرسٹیز نے اسے مخصوص مدت پر ملازمت دی: اور اسے کچھ اختیارات دیے، اور یہ کہ وہ اپنا آزاد کاروبار نہیں کر رہا تھا بلکہ صرف ٹرسٹی کے ملازم کے فرائض انجام دے رہا تھا۔ انہوں نے دعوی کیا کہ 6 دسمبر 1938 کے قرارداد کے تحت ان کا محنتانہ محض تنخواہ تھی نہ کہ کاروبار سے حاصل ہونے والی آمدنی اور اس لیے اضافی منافع ٹیکس کا ذمہ دار نہیں:

قرار پایا گیا کہ، (1) معاہدوں کے سال 1934 کے تحت ٹرسٹیز کو بطور ایجنٹ ایجنسی کے کاروبار میں پرنسپل کے لیے کام کرنے کے لیے اپیل کنندہ کو نامزد کرنے کا اختیار حاصل تھا اور اس لیے اپیل کنندہ نہ تو نوکر تھا اور نہ ہی محض ذیلی ایجنٹ، بلکہ بھارتیہ کنٹریکٹ ایکٹ 1872 کی دفعہ 194 کے معنی میں ایجنسی کے کاروبار کے اس حصے کے لیے پرنسپل کا ایجنٹ تھا جو اسے سونپا گیا تھا۔

(2) کہ 6 دسمبر 1938 کے قرارداد کی صحیح تعبیر پر، اپیل کنندہ ٹرسٹیز کے عمومی کنٹرول میں دو ملوں کے انتظامی ایجنٹ کے فرائض اور ذمہ داریوں کو قبول کرنے میں اپنا کاروبار کر رہا تھا، اور اس وجہ سے، محنتانہ اور کمیشن کے طور پر اس کی طرف سے حاصل کردہ آمدنی اضافی منافع ٹیکس کا ذمہ دار تھی۔

لکشمی نارائن رام گوپال اینڈ سن لمیٹڈ بمقابلہ حکومت حیدرآباد، [1955] 1 ایس سی آر 393 اور جے کے ٹرسٹ، بمقابلہ انکم ٹیکس / اضافی منافع ٹیکس کے کمشنر، بمبئی، [1958] ایس سی آر 65 پر انحصار کرتے تھے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 324 اور 325 سال 1957۔

ای پی ٹی میں سابق حیدرآباد عدالت عالیہ کے 10 اپریل 1953 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔ 1358 ایف کے حوالہ جات نمبر 5/452 اور 5/453۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.12 12:28
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اپیل کنندہ کے لیے اے وی وشوناتھ شاستری، ایس این اینڈلی، جے بی داداچنجی، رامیشور ناتھ اور پی ایل ووہرا۔

مدعاعلیہ کی طرف سے کے این راج گوپال شاستری اور ڈی گپتا۔

18.1960 اپریل۔

عدالت کا فیصلہ ایس کے داس جسٹس نے سنایا۔

ایس کے داس، جسٹس - یہ حیدرآباد اضافی منافع ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 48(3) کے تحت دو حوالوں میں 10 اپریل 1953 کو حیدرآباد عدالت عالیہ کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ساتھ دو اپیلیں ہیں۔ عدالت عالیہ نے مذکورہ حوالوں میں مشخص الیہ کے خلاف جس سوال کا جواب دیا وہ تھا-

"چاہے معاملے کے حالات میں، اضافی منافع ٹیکس ڈپارٹمنٹ کے افسران ٹیکس دہندگان کی آمدنی یا انڈسٹریل ٹرسٹ فنڈ کی آمدنی کو کاروبار سے ہونے والی آمدنی سمجھنے میں حق بجانب تھے۔"

عدالت عالیہ نے اس سوال کا جواب ہاں میں دیا۔ ہمارے سامنے فیصلہ کرنے کا نقطہ یہ ہے کہ آیا عدالت عالیہ نے سوال کا صحیح جواب دیا ہے۔

متعلقہ حقائق جو سوال و جواب کی طرف لے گئے وہ یہ ہیں۔ ریاست حیدرآباد میں کپاس کی دو ملیں تھیں (جیسا کہ اس وقت اسے جانا جاتا تھا)۔ جنہیں اعظم جاہی ملیں اور عثمان شاہی ملیں کہا جاتا تھا۔ وہ پبلک جوائنٹ اسٹاک کمپنیاں تھیں۔ ریاست کے اس وقت کے حکمران کی طرف سے جاری کردہ فرمانِ مبارک سال 1929 میں انڈسٹریل ٹرسٹ فنڈ کے نام سے ایک ادارہ تشکیل دیا گیا، جس کا مقصد حکومت ریاست کی جانب سے بڑی اور چھوٹی صنعتوں کی مدد کرنا تھا۔ ٹرسٹ کا انتظام ایک کمیٹی کو سونپا گیا تھا جو حکومت کے تین ارکان پر مشتمل تھی، جنہیں ٹرسٹی کہا جاتا تھا۔ ایک حصے کے ٹرسٹی اور دوسرے کے دو ملوں کے درمیان 12 اپریل 1934 اور 27 جولائی 1934 کے دو معاہدوں کے ذریعے ٹرسٹیز کو مذکورہ ملوں کا سیکرٹری، خزانچی اور ایجنٹ مقرر کیا گیا۔ ان معاہدوں کے تحت ٹرسٹیز کو ملوں کے کاروبار اور امور کا عمومی طرز عمل اور انتظام دیا گیا تھا اور وہ ملازمین کی تقرری کے حقدار تھے اور وہ متعلقہ ملوں کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کی منظوری کے تابع معاہدوں کے تحت تمام یا کسی بھی اختیارات، حکام، تبصرے وغیرہ کو دوسرے افراد کو تفویض کرنے کے بھی حقدار تھے۔ 12

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.12 12:28
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اپریل 1934 اور 27 جولائی 1934 کے دو دیگر معاہدوں کے ذریعے بھی ٹرسٹیز کو ملوں کے سیلنگ ایجنٹ مقرر کیا گیا۔ 16 اکتوبر 1938 کے دو معاہدوں کے ذریعے، جو اوپر بیان کردہ فروخت کرنے والی ایجنسی کے معاہدوں کے ضمیمہ تھے، ٹرسٹیز کو یہ اختیار دیا گیا تھا کہ وہ اپنے تمام یا کسی بھی اختیارات، حکام وغیرہ کو دوسرے افراد کو تفویض کریں، بشرطیکہ متعلقہ ملوں کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کی منظوری حاصل ہو۔ اکتوبر 1938 تک ٹرسٹیز نے اپنے اختیارات کا استعمال کیا اور ایک ایڈوائزری بورڈ کے ذریعے مذکورہ معاہدوں کے تحت اپنے فرائض انجام دیے، اور ہمارے سامنے اپیل کنندہ قمر شفیع تیبجی کو 1500 روپے ماہانہ کے معاوضے کے ساتھ ساتھ ایک مخصوص کمیشن پر مشاورتی بورڈ کا چیئرمین مقرر کیا گیا۔ 1938 میں کسی وقت مشاورتی بورڈ کو تحلیل کر دیا گیا، اور 6 دسمبر 1938 کو ٹرسٹیز اور اپیل کنندہ کے درمیان ایک معاہدہ ہوا۔ اس معاہدے کی تمہید کی شق II میں کہا گیا ہے:

"مذکورہ ٹرسٹی اس طرح کے اختیارات، حکام اور تبصرے جیسے سیکرٹریوں، خزانوں اور ایجنٹوں کے ساتھ ساتھ مذکورہ دو ملوں کے فروخت کرنے والے ایجنٹوں کو بھی تفویض کرنے کے خواہاں ہیں جیسا کہ اس کے بعد ذکر کیا گیا ہے اور مذکورہ قمر شفی تیبجی کو مذکورہ ٹرسٹی کے کاروبار کا انتظامی ایجنٹ مقرر کیا گیا ہے جیسے کہ سیکرٹری اور خزانچی اور ایجنٹ نیز مذکورہ دو ملوں کے فروخت کرنے والے ایجنٹ جیسا کہ اوپر بیان کردہ معاملات اور مقاصد کے لیے۔

اس کے بعد قرارداد میں کہا گیا کہ دونوں ملوں کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کی منظوری حاصل ہونے کے بعد، اپیل کنندہ کو ٹرسٹیز کے کاروبار کا انتظامی ایجنٹ سیکرٹری، خزانچی اور ایجنٹ کے طور پر اور دونوں ملوں کے سیلنگ ایجنٹ کے طور پر بھی مقرر کیا گیا تھا۔ قرارداد کی شق 2 میں اپیل کنندہ کے اختیارات کی تفصیل دی گئی تھی جو ٹرسٹی کے اختیارات کے برابر تھے جو دونوں ملوں کے کاروبار کو چلانے اور ان کا انتظام کرنے کے لیے تھے، تاہم ٹرسٹی کے عمومی کنٹرول کے تابع تھے۔ دوسرے لفظوں میں، دونوں ملوں کے سلسلے میں انتظامیہ اور فروخت کرنے والی ایجنسی کے مکمل اختیارات اپیل گزار کو تفویض کیے گئے تھے۔ شق 3 میں کہا گیا ہے کہ اپیل کنندہ اصل مینیجنگ ایجنسی اور سیلنگ ایجنسی معاہدوں کی بقیہ مدت کے لیے انتظامی ایجنٹ اور سیلنگ ایجنٹ کا عہدہ سنبھالے گا۔ مینیجنگ ایجنسی کے لیے اپیل کنندہ کا محنتانہ 2,000 روپے ماہانہ اور ٹرسٹیز کو قابل ادائیگی سالانہ منافع پر 12 فیصد سالانہ کمیشن میں سے ڈھائی فیصد کمیشن مقرر کیا گیا تھا، اس شرط کے ساتھ کہ عثمان شاہی ملوں نے 1 روپے کا سالانہ منافع کمایا اور اعظم شاہی ملوں نے 2 روپے کا سالانہ منافع

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.12 12:28
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کمایا۔ فروخت کرنے والی ایجنسی کے لیے مختلف قسم کے سامان کی فروخت پر ایک علیحدہ کمیشن اس شرط کے ساتھ ادا کیا جاتا تھا کہ دونوں ملوں کا سالانہ منافع کسی خاص اعداد و شمار سے کم نہ ہو۔ مل کے ماہر کی تقرری اور فرائض سے متعلق قرارداد کی شق 6۔ شق 7 میں معاہدے کو ختم کرنے کا التزام کیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ قرارداد ٹرسٹیز کے اپنے حق میں پہلے کے معاہدوں کو ختم کرنے پر ختم ہو جائے گا، بشرطیکہ مذکورہ ٹرسٹیز کے مذکورہ متعلقہ معاہدوں اور اس کے تحت حقوق کو کسی ایک کو منتقل کرنے کا فیصلہ کرنے کی صورت میں وہ پہلی بار میں مذکورہ انتظامی ایجنٹ کو وہی قیود و ضوابط پیش کریں گے جو انہیں پیش کی گئی ہوں اور مزید مدت پر کہ انتظامی ایجنٹ مذکورہ ٹرسٹیز کو نقد یا دوسری صورت میں ادائیگی کے لیے ان کے اطمینان کے لیے انتظام کرے گا جو انہوں نے مینجنگ ایجنسی کے حقوق کی خریداری میں خرچ کیے ہیں۔ مذکورہ دو ملوں کے ساتھ ساتھ غیر محفوظ قرضوں (یعنی پہلے ڈبینچر قرض کے علاوہ) کی وجہ سے بقایا رقم بھی ان کے پاس ہے اور اس کے بعد وہ مذکورہ دو ملوں کو پیشگی رقم دے سکتے ہیں، تاکہ مذکورہ انتظامی ایجنٹ کو مذکورہ بالا طریقے سے اس کا پہلا انکار ہو، بشرطیکہ ہمیشہ یہ کہ مذکورہ انتظامی ایجنٹ مذکورہ ٹرسٹیز کو مذکورہ پیشکش کے مراسلے کے چھ ہفتوں کے اندر مذکورہ مدت کی قبولیت سے آگاہ کرے اور ایسا کرنے میں اس کی غلطی کی صورت میں اسے قبول نہیں سمجھا جائے گا۔ قرارداد کی شق 9 بھی اہم ہے۔ اس نے کہا:

"انتظامی ایجنٹ اس قرارداد کا فائدہ اپنے لیے ذاتی ہونے کی وجہ سے تفویض نہیں کرے گا۔"

شق 10 اور 11 ملوں کو بند کرنے کے امکان اور قرارداد کے تحت اپیل کنندہ کے حقوق پر اس کے اثرات سے متعلق ہیں۔

6 دسمبر 1938 کے قرارداد کی قیود کے تحت، اپیل کنندہ ملوں کا کاروبار چلاتا تھا، انتظام اور فروخت دونوں کے طور پر۔ ان کا مشخصہ بالترتیب یکم اکتوبر 1941 سے 30 ستمبر 1942 اور یکم اکتوبر 1942 سے 30 ستمبر 1943 تک کے دو قابل وصول اکاؤنٹنگ ادوار 1351F اور 1352F کے لیے اضافی منافع ٹیکس کے طور پر لگایا گیا۔ 1351F کے لیے مشخصہ شدہ کل آمدنی روپے 2,37,451 تھی، جس میں روپے 2,11,230 کی رقم شامل تھی جو اپیل کنندہ کے مینجنگ ایجنسی الاؤنس اور کمیشن کی نمائندگی کرتی ہے۔ 1352F کی کل آمدنی روپے 4,90,027 تھی جس میں روپے 4,45,775 مینجنگ ایجنسی کمیشن اور اپیل کنندہ کا الاؤنس شامل تھا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.12 12:28
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اضافی منافع ٹیکس حکام کے سامنے اپیل کنندہ نے دعوی کیا کہ وہ صرف انڈسٹریل ٹرسٹ فنڈ کا ملازم ہے اور 6 دسمبر 1938 کے معاہدے کے تحت اس کا معاوضہ محض تنخواہ ہے اور کاروبار سے حاصل ہونے والی آمدنی نہیں ہے اور اس لیے اضافی منافع ٹیکس کا ذمہ دار نہیں ہے۔ اضافی منافع ٹیکس حکام نے اس دلیل کو خارج کر دیا، اور عدالت عالیہ کی ضرورت کے مطابق انکم ٹیکس کمشنر، حیدرآباد نے قانون کا وہ سوال بھیجا جو ہم نے اس فیصلے کے آغاز میں فیصلے کے لیے عدالت عالیہ کو بھیجا ہے۔

اپیل کنندہ کی جانب سے یہ پیش کیا گیا ہے کہ متعلقہ معاہدوں کی صحیح تعمیر پر انڈسٹریل ٹرسٹ فنڈ انتظامی ایجنٹ کے ساتھ ساتھ دو ملوں کا سیلنگ ایجنٹ بھی تھا۔ ٹرسٹیز نے اپیل کنندہ کو کچھ شرائط پر ملازمت دی اور اسے کچھ اختیارات دیے، اور اس لیے اپیل کنندہ، ایک فرد اور نہ کہ ایک فرم، اپنا آزاد کاروبار نہیں کر رہا تھا۔ وہ 6 دسمبر 1938 کے معاہدے میں انتظامی ایجنٹ کے طور پر بیان کیے جانے کے باوجود ٹرسٹیز کے ایک ملازم کے فرائض کو صرف انجام دے رہا تھا۔ اس لیے اس کی آمدنی کاروبار سے حاصل ہونے والی آمدنی نہیں تھی۔

ہم اس دلیل کو درست کے طور پر قبول کرنے سے قاصر ہیں۔ لکشمی نارائن رام گوپال اینڈ سن لمیٹڈ بنام حکومت حیدرآباد ([1]) میں اس عدالت کو ایک ایجنٹ، ایک خادم اور ایک آزاد ٹھیکیدار کی حیثیت کی وضاحت کرنے کا موقع ملا۔ وہاں اس بات کی نشاندہی کی گئی تھی کہ مالک اور خادم اور پرنسپل اور ایجنٹ کے تعلقات میں فرق اس میں ہے: پرنسپل کو یہ ہدایت دینے کا حق حاصل ہے کہ ایجنٹ کو کیا کام کرنا ہے ؛ لیکن مالک کو یہ ہدایت دینے کا مزید حق حاصل ہے کہ کام کیسے کیا جائے۔ ایجنٹ کو ایک طرف خادم سے اور دوسری طرف آزاد ٹھیکیدار سے فرق کرنا پڑتا ہے۔ خادم اپنے مالک کے براہ راست اختیار اور نگرانی میں کام کرتا ہے، اور اپنے کام کے دوران دیے گئے تمام معقول احکامات کی تعمیل کرنے کا پابند ہوتا ہے۔ اگرچہ کوئی ایجنٹ ان تمام قانونی ہدایات کے مطابق اپنے اختیار کا استعمال کرنے کا پابند ہے جو اسے وقتاً فوقتاً اس کے پرنسپل کی طرف سے دی جاتی ہیں، لیکن وہ اس کی مشق میں پرنسپل کے براہ راست اختیار یا نگرانی کے تابع نہیں ہے۔ درحقیقت، اپیل کنندہ کا فاضل وکیل اوپر کیے گئے فرق کو درست تسلیم کرتا ہے اور یہ بھی قبول کرتا ہے کہ ملز اور ٹرسٹیز کے درمیان حقیقی تعلق پرنسپل اور ایجنٹ کا تھا؛ لیکن وہ دعوی کرتا ہے کہ ٹرسٹیز اور اپیل کنندہ کے درمیان تعلق مالک اور خادم کا تھا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ دلیل مکمل طور پر بے بنیاد ہے۔ ہم نے ملز اور ٹرسٹیز کے درمیان 12 اپریل 1934 کے اصل قرارداد کا جائزہ لیا ہے۔ اس معاہدے کی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.12 12:28
I attest to the accuracy and
integrity of this document

شق 9 میں کہا گیا ہے کہ "ایجنٹ اپنی کارروائی کو اس انداز میں منظم اور انجام دے سکتے ہیں جس کا وہ وقتاً فوقتاً تعین کر سکتے ہیں اور کمپنی کے سکریٹری، خزانچی اور ایجنٹ کے طور پر اپنے تمام یا کسی بھی اختیار، حکام اور تبصرے کو ایسے شخص یا افراد کو تفویض کر سکتے ہیں اور ایسی شرائط وضوابط پر جو وہ مناسب سمجھیں، کمپنی کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کی منظوری سے مشروط ہیں۔" اپیل کنندہ کے حق میں وفد اس شق کے تحت بنایا گیا تھا۔ اس لیے حیثیت یہ تھی: ٹرسٹیز کو بطور ایجنٹ ایجنسی کے کاروبار میں پرنسپل کے لیے کام کرنے کے لیے کسی دوسرے شخص کا نام لینے کا اظہار اختیار تھا، اور انہوں نے بورڈ آف ڈائریکٹرز کی منظوری سے اپیل کنندہ کا نام لیا۔ لہذا، اپیل کنندہ نہ تو نوکر تھا اور نہ ہی محض ذیلی ایجنٹ۔ وہ ایجنسی کے کاروبار کے اس حصے کے لیے پرنسپل کا ایجنٹ تھا جو اسے سونپا گیا تھا۔ قانون میں حیثیت بھارتیہ کنٹریکٹ ایکٹ کی دفعہ 194 کے مطابق تھی۔

اسی طرح کے حالات میں اس عدالت نے کہا ہے کہ انتظامی ایجنسی کاروبار ہے (دیکھیں لکشمی نارائن رام گوپال اینڈ سن لمیٹڈ بمقابلہ حکومت حیدرآباد ([1]) اور جے کے ٹرسٹ، بمبئی بمقابلہ انکم ٹیکس اضافی منافع ٹیکس، بمبئی (2)۔ 6 دسمبر 1938 کے قرارداد کی قیود پر غور کرنے سے بھی اس معاملے میں کوئی شک باقی نہیں رہتا۔ ٹرسٹیز کے انتظامی ایجنٹوں کے طور پر مکمل اختیارات قرارداد کی شق 2 کے تحت اپیل کنندہ کو تفویض کیے گئے تھے، جو صرف ٹرسٹیز کے عمومی اختیار کے تابع تھے اور شق میں کہا گیا تھا کہ اپیل کنندہ دونوں ملوں کے کاروبار اور امور کا انتظام کرے گا۔ مینجنگ ایجنسی کی میعاد سے متعلق شق 3، محنتانہ سے متعلق شق 4، کاروبار کے خاتمے سے متعلق شق 7 اور ملوں کو بند کرنے کے امکان سے متعلق شقیں - یہ سب صرف ایک کاروباری ادارے کے لیے مناسب تھیں اور مالک اور خادم کے رشتے کے لیے بالکل نامناسب تھیں۔ اختیارات کی منتقلی کی حد کو شق 5 کے ذریعے بھی اشارہ کیا گیا تھا جس میں کہا گیا تھا کہ انتظامی ایجنٹ (یعنی اپیل کنندہ) کو ٹرسٹیز کے حق میں اور فروخت کرنے والی ایجنسی کے معاہدوں کی تمام قیود وضوابط کا مشاہدہ کرنا اور ان پر عمل کرنا چاہیے؛ دوسرے لفظوں میں، پوری مینجنگ ایجنسی کا کاروبار اپیل کنندہ کے حوالے کر دیا گیا تھا۔ اپیل کنندہ کے فاضل وکیل نے شق 9 پر زور دیا جس کا ہم نے پہلے حوالہ دیا تھا اور کہا تھا کہ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اپیل کنندہ قرارداد کے تحت کوئی بھی فائدہ تفویض نہیں کر سکتا، جو کہ خود ذاتی تھا۔ ہمیں نہیں لگتا کہ شق 9 نے ٹرسٹی اور اپیل کنندہ کے درمیان تعلقات کے معیار کو تبدیل کر دیا ہے۔ مینجنگ ایجنسی کے قرارداد کو مجموعی طور پر پڑھنا چاہیے، اور اس لیے اس نتیجے کو پڑھیں جو واضح طور پر سامنے آتا ہے کہ اپیل کنندہ ٹرسٹی کے عمومی اختیار میں دو ملوں کے انتظامی ایجنٹ کے فرائض اور ذمہ داریوں کو

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.12 12:28
I attest to the accuracy and
integrity of this document

قبول کرنے میں اپنا کاروبار کر رہا تھا۔ اپیل کنندہ ایک ایسا شخص تھا جس کا سابقہ کاروباری تجربہ تھا اور اس کے پاس ایسٹرن فیڈرل یونین انشورنس کمپنی کی ایک ایجنسی تھی، جس سے اسے کافی آمدنی ہوئی۔ اپیل کنندہ کے فاضل وکیل نے اندر چند ہری رام بنام کمشنر آف انکم ٹیکس، یوپی اینڈ سی پی ([1] کے فیصلے پر انحصار کیا ہے، جہاں بھارتیہ کمپنیز ایکٹ، 1913 کے تحت انتظامی ایجنٹ اور منیجر کی تعریفوں کے درمیان فرق کی نشاندہی کی گئی تھی۔ ہمیں نہیں لگتا کہ اس فیصلے سے اپیل کنندہ کو کوئی مدد ملتی ہے۔'سوال واقعی متعلقہ معاہدوں کی تعمیر کا ہے؛ ان کی قیود کیا ظاہر کرتی ہیں-مالک اور خادم یا ایجنسی کے کاروبار کا تعلق؟ ہمارے ذہنوں میں کوئی شک نہیں ہے کہ 6 دسمبر 1938 کے قرارداد کی قیود سے جو بات واضح طور پر سامنے آتی ہے، وہ انتظامی ایجنسی کا کاروبار ہے جسے اپیل کنندہ نے قبول کیا اور شروع کیا۔

لہذا، عدالت عالیہ نے مثبت انداز میں سوال کا درست جواب دیا۔ اپیلیں ناکام ہو جاتی ہیں اور اخراجات کے ساتھ خارج کر دی جاتی ہیں۔ چونکہ اپیلوں کی ایک ساتھ سماعت ہوئی ہے، اس لیے اخراجات کا ایک مجموعہ ہو گا۔

اپیلیں خارج کر دی گئیں۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.12 12:28
I attest to the accuracy and integrity of this document